بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۲۵ وفا ۱۳۴۷ہش ۲۵ جولائی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۶۶

اخبار احمدیہ

۰ — ربوہ ۲۴ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۰ — ربوہ ۲۴ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ دنوں میں تو اچھی رہی ہے۔ لیکن آج کچھ ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

۰ — ربوہ ۲۴ وفا۔ حضور ایدہ اللہ نے کل پھر نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما رہ کر فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء سے خطاب فرمایا۔ حضور نے اپنے اس خطاب میں سورۃ الاحزاب کی آیت "قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ رَحْمَۃً" کی تفسیر کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضور نے اس آیہ کریمہ کا درس ۲۲ وفا کو شروع فرمایا تھا۔

۰ — لیگوس سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم فضل الٰہی صاحب انوری انچارج مبلغ نائیجیریا کی اہلیہ محترمہ شدید سر درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ درد کی وجہ سے ان کی بینائی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ محترمہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

۰ — مرکزی لائحہ عمل کے مطابق آئندہ سال کے بجٹ تشخیص ہو کر ۳۱ ظہور تک مرکز میں بھجوانے ضروری ہیں۔ بجٹ فارم مجالس کو ارسال کئے جا رہے ہیں۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ پوری کوشش سے سال ۴۸-۱۳۴۷ (۶۹-۱۹۶۸) کے بجٹ تشخیص کروا کر ۳۱ ظہور تک مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ)

درخواست دُعا

— حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا ربوہ

میرے بڑے داماد مرزا رشید احمد جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے ہیں قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ پراسٹیٹ گلینڈ کا اپریشن کرانا پڑیگا۔ میں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا سے ڈرنا اور تقویٰ اختیار کرنا بڑی نعمت ہے

اس نعمت کو حاصل کرنا چاہیئے اور متکبر گردن کش نہ ہونا چاہیئے

"جب سے آزادی کے خیالات اور تعلیم نے دلوں اور دماغوں میں جگہ لی ہے اُس وقت سے بہت بگاڑ پھیلا ہے۔ خیالات ایسے پراگندہ ہوئے ہیں کہ شریعت کو خود ترمیم کر لیا ہے۔ دنیا کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے۔ شریعت نے ایک حد تک رعایتِ اسباب کی اجازت دی ہے۔ مثلاً اگر ایک قطعہ زمین کا ہو اور اسے کاشت نہ کیا جائے تو اس کی نسبت سوال ہوگا کہ کیوں کاشت نہ کیا؟ مگر بہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار۔ رعایتِ اسباب اس حد تک کرنی چاہیئے کہ شرک لازم نہ آوے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایتِ اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دل با یار اور دست با کار والی بات ہونی چاہیئے۔ لیکن حال میں دیکھا جاتا ہے کہ زبانوں پر تو سب کچھ ہے توکل بھی ہے توحید بھی ہے مگر دل میں مقصود بالذات صرف دنیا کو بنا رکھا ہے۔ رات دن اسی خیال میں ہیں کہ مال بہت سا مل جاوے عزت دنیا میں حاصل ہو۔ یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ ہم زہر کھا رہے ہیں جس نے ہلاک کر دینا ہے۔

ہماری شریعت اور ہمارا دین دنیا میں کوشش کرنے سے نہیں روکتے۔ صرف اتنی بات ہے کہ دین کو مقدم رکھ کر اگر کوشش کرے تو تلاشِ اسباب جرم نہیں۔ ہاں ایسے طور پر جسے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے نہ ہو جیسے کہ رشوت اور ظلم وغیرہ سے روپیہ کمایا جاتا ہے اور اگر خدا کی راہ میں صرف کرنے، اولاد پر خرچ کرنے اور صدقات وغیرہ کے لئے تلاشِ اسباب کی جائے تو حرج نہیں کیونکہ مال بھی تو ذریعۂ قربِ الٰہی ہوتا ہے مگر خدا کو بالکل چھوڑ دینا اور بالکل اسباب کا ہو رہنا یہ ایک جذام ہے اور جب تک کہ قبض روح نہ ہو جاوے اس کی خبر نہیں ہوتی۔ خدا سے ڈرنا اور تقوے اختیار کرنا یہ بڑی نعمت ہے جسے حاصل کرنا چاہیئے اور متکبر گردن کش نہ ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم ص ۱۹۹، ۲۰۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ وفا ۱۳۴۷ ہش

زندگی کا مقصد خود انسان متعین نہیں کر سکتا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف یہی نہیں بتایا کہ انسانی زندگی کا مدعا اللہ تعالیٰ کی معرفت یا تعلق باللہ ہے بلکہ آپ نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ انسانی زندگی کا مدعا خود انسان نہیں مقرر کر سکتا ظاہر ہے کہ جب انسان کو اپنی پیدائش اور وفات پر بھی اختیار نہیں اور اس کو اتنا بھی علم نہیں کہ ایک لمحہ کے بعد اس پر کیا سانحہ گزرنے والا ہے۔ تو وہ خود زندگی کا مدعا کس طرح متعین کر سکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالےٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۔ فِطْرَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا ... ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔

یعنی وہ دین جس میں خدا کی معرفت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے وہ اسلام ہے اور اسلام انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے اور خدا تعالےٰ نے انسان کو اسلام پر پیدا کیا اور اسلام کے لئے پیدا کیا۔ یعنی یہ چاہا ہے کہ انسان اپنے تمام قویٰ کے ساتھ اس کی پرستش اور طاعت اور محبت میں لگ جائے۔ اسی وجہ سے اس قادر کریم نے انسان کو تمام قویٰ اسلام کے مناسب حال عطا کئے ہیں۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۵۸-۱۵۹)

اب آپ اس امر کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ انسانی زندگی کا مقصد خدا تعالےٰ کی معرفت کے سوا اور کچھ ہو نہیں سکتا فرماتے ہیں:۔

”ان آیتوں کی تفصیل بہت بڑی ہے اور ہم کسی قدر پہلے سوال کے تیسرے حصہ میں لکھ بھی چکے ہیں۔ لیکن اب ہم مختصر طور پر صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں۔ اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا تعالےٰ کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا تعالےٰ کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر بڑا عہدہ پا کر، بڑا تاجر بن کر، بڑی بادشاہی تک پہنچ کر، بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک دانا انسان اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز کے قویٰ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کام کر سکتے ہیں اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہیں۔ وہ اعلیٰ کام اس کی پیدائش کی علت غائی سمجھی جاتی ہے مثلاً بیل کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ قلبہ رانی یا آبپاشی یا باربرداری ہے۔ اس سے زیادہ اس کی قوتوں میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ سو بیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزیں ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی قوت اس میں نہیں پائی جاتی مگر جب ہم انسانوں کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے سب خدا کا ہو جائے۔ وہ کھانے اور سونے وغیرہ طبعی امور میں دوسرے حیوانات کو اپنا شریک غالب رکھتا ہے صنعت کاری میں بعض حیوانات اس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ بلکہ شہد کی مکھیاں بھی ہر ایک پھول کا عطر نکال کر ایسا شہد نفیس پیدا کرتی ہیں کہ اب تک اس صنعت میں انسان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدا تعالےٰ کا وصال ہے۔ لہٰذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۵۹-۱۶۰)

اس طرح حضور اقدس علیہ السلام نے انسانی پیدائش کا مقصد معرفتِ الٰہیہ کے حصول کو بیان فرما کر اس امر کو بھی واضح فرما دیا ہے۔ کہ انسان خود بخود اپنی پیدائش کا مقصد متعین نہیں کر سکتا۔ اس سے بڑھ کر آپ نے نہایت وضاحت سے ان ذرائع کا بھی ذکر فرمایا ہے جن سے یہ مدعا حاصل ہو سکتا ہے۔ محض نظری طور پر یہ جان لینا کہ انسانی پیدائش کا مدعا تعلق باللہ یعنی معرفت حق ہے۔ انسان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا اور وہ جب تک ایسے ذرائع سے اس کو حاصل کرنے کی تگ و تاز نہ کرے جو اللہ تعالیٰ نے ہی متعین کر سکتا ہے۔ وہ انسانی زندگی کا مدعا حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ ذرائع بھی اللہ تعالیٰ ہی متعین کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

یعنی جو لوگ ہمارے لئے جدوجہد کرتے ہیں ہم ان کو اپنے پانے کے رستوں میں راہنمائی کرتے ہیں۔ یہی بات ہے جو سورۃ فاتحہ کی عظیم الشان دعا میں ہم کو سکھائی گئی ہے کہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو یہ دعا مانگو کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کی توفیق کے لئے بھی اللہ تعالیٰ ہی سے استعانت بھی کرتے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
— اخبار الفضل —
خود خرید کر پڑھے۔

82

اتوار کی کہانی عیسائیوں کی زبانی

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد پرنسپل مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ غانا)

اتوار کا دن عیسائیت میں ایسا ہی مقدس سمجھا جاتا ہے جیسا کہ اسلام میں جمعۃ المبارک کا اور یہودیت میں ہفتہ کا اس دن عیسائی حلقوں میں بلکہ اس کے اثر کے ماتحت اکثر اسلامی ممالک میں بھی تمام کاروبار بند رہتے ہیں۔ دفاتر۔ سکول اور کالجوں میں رخصت ہوتی ہے اور شہر قریباً ویران نظر آتے ہیں بعض علاقوں میں تو اور بھی زیادتی ہوتی ہے کہ اتوار کے روز ریل اور بسیں وغیرہ بھی بند رہتی ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرنا اس دن مشکل ہو جاتا ہے مگر حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جس دن کو عیسائیوں نے اتنا مقدس سمجھ رکھا ہے اس کے تقدس کا ان کی مذہبی کتب میں ہرگز کوئی ذکر نہیں۔ اسلام میں جمعہ کو اس لئے مقدس سمجھا جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس کو خاص عبادت کا دن قرار دیا ہے اور ایک مکمل سورۃ اسی نام سے موسوم ہے اور یہودیت میں ہفتہ کو مقدس سمجھا جاتا ہے کیونکہ عہد نامہ قدیم میں اس دن کا خاص طور پر ذکر پایا جاتا ہے اور اسے سبت یعنی آرام کا دن قرار دیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے:۔

"یاد کر کہ تو سبت کا دن پاک ماننا چھ دن تک تو محنت کرکے اپنا سارا کام کاج کرنا لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے اس میں نہ تو کوئی کام کرے نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیرا چوپایہ نہ کوئی مسافر جو تیرے ہاں تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا اسی لئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا۔

(خروج باب ۲۰ آیت ۱۱-۸)

مسیح نے بھی اس دن کے تقدس کو قائم رکھا اور اس کے ابتدائی ماننے والوں نے بھی جیسا کہ لوقا ۴/۱۶ میں ہے:۔

"اور وہ ناصرہ میں آیا جہاں اس نے پرورش پائی تھی۔ اور اپنے دستور کے موافق سبت کے دن عبادت خانہ میں گیا اور پڑھنے کو کھڑا ہوا۔"

نیز دیکھو مرقس ۲/۲۸ اور متی ۲۴/۲۰ اور لوقا ۲۳/۵۶ وغیرہ۔ اسی لئے ابھی تک عیسائیت کا ایک فرقہ ایس۔ ڈی۔ اے ہفتہ کو ہی مقدس سمجھتا ہے نہ کہ اتوار کو۔ مگر عیسائیت کے اکثر فرقوں نے بعد میں اپنے دیگر عقائد کی طرح یونانی اور رومی فلسفہ دہریت سے متاثر ہو کر خدائی مقرر کردہ مقدس دن کو پس پشت ڈالتے ہوئے اتوار کے دن کو مقدس قرار دے لیا محض اس مزعومہ پر کہ اس کی صبح کو مسیح قبر سے جی اٹھا تھا۔ حالانکہ اس بات کا بھی کوئی واضح ثبوت موجود نہیں کہ مسیح واقع ہی اتوار کی صبح کو قبر سے باہر نکلا تھا یا کہ ہفتہ کی شام کو ہی وہاں سے چلا گیا تھا کیونکہ لکھا ہے:۔

"جب مریم مگدلینی اتوار کی صبح کو ایسے تڑکے کہ ابھی اندھیرا ہی تھا قبر پہ آئی اور پتھر کو قبر سے ہٹا ہوا دیکھا۔" (یوحنا ۲۰/۱)

جس کا مطلب ہے کہ قبر سے مسیح کے نکلنے کا معین وقت کسی کو علم نہیں لیکن اس بحث سے ہمیں یہاں کوئی سروکار نہیں ہم صرف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اتوار کے دن کو مقدس قرار دینا یہ عیسائیت کی اپنی اختراع ہے خدائی حکم اس بارہ میں کوئی نہیں اور وہ بھی عیسائیوں کی اپنی زبانی۔

افریقین فٹ بال کے بہت شوقین ہیں اور جہاں فٹ بال کا میچ کھیلا جا رہا ہو دور و نزدیک سے لوگ اسے دیکھنے کے لئے کھچے چلے آتے ہیں۔ چنانچہ غانا میں اتوار کا دن فٹ بال کے لئے مخصوص ہے جس دن ملک کی خاص خاص ٹیموں کے درمیان میچ ہوتے ہیں اور شائقین باقی تمام کاموں سے فراغت حاصل کرکے انہیں دیکھنے کے لئے سٹیڈیم اور کھیلوں کے دوسرے مقامات پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہ دن چونکہ دوسری طرف عیسائیت کے لئے عبادت کا بھی دن ہے اس لئے غانا کے ایک اخبار "ڈیلی گرافک" میں اس کے سپورٹس ایڈیٹر کی طرف سے ایک مضمون شائع ہوا کہ چونکہ غانا ایک عیسائی ملک ہے اور اتوار کا دن عیسائیت میں سبت کا دن ہے جس دن ہمارا خداوند جی اٹھا تھا اس لئے فٹ بال میچ اتوار کی بجائے ہفتہ کے روز کھیلے جانے چاہئیں اور اتوار کے روز ان پر پابندی لگ جانی چاہیئے تاکہ اس دن کا تقدس قائم رہے اور عیسائی لوگ آزادی سے چرچ سروسز میں شریک ہو سکیں۔

اس مضمون نے اخبار مذکور میں بحث کا دروازہ کھول دیا اور چار پانچ ہفتہ تک اس کے موافق اور مخالف خطوط شائع ہوتے رہے۔ اگرچہ بعض نے سپورٹس ایڈیٹر کی تائید کی مگر اکثر نے اس کی مخالفت کی اور بائبل سے حوالجات پیش کرکے ثابت کیا کہ اصل سبت چونکہ ہفتہ کا دن ہے نہ کہ اتوار کا جو عیسائیت کا خودساختہ مقدس دن ہے لہذا میچ اتوار کو ہی جاری رہنے چاہئیں جنہوں نے اس کی تائید کی انہوں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا کہ اصل سبت تو ہفتہ ہی ہے لیکن چونکہ ہم اتوار کو اب اختیار کر چکے ہیں اس لئے ہمیں اس کے تقدس کو قائم رکھنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں جو کچھ اخبار میں لکھا گیا وہ تو بہت زیادہ ہے لیکن اس میں سے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر صرف چند ایک کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ ایک دوست مسٹر اے۔ کے آڈو (A. K. Addo) نے لکھا:۔

"خدا تعالےٰ نے تو ہفتہ کے دن کو سبت یا آرام کا دن قرار دیا تھا مگر عیسائیوں نے آج ہفتہ کی بجائے اتوار کو سبت کا دن قرار دے لیا ہے شاید ان کے نزدیک اب پہلا سبت کوئی اہمیت نہیں رکھتا.... سو میں سمجھتا ہوں کہ اب خدا تعالےٰ کے ساتھ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ہم نے جو سبت کا دن یعنی اتوار اپنے لئے اختیار کیا ہے اسے پوری سنجیدگی اور توجہ سے منائیں اور اسے مناسب عبادت میں گذار دیں۔"

دوسرے دوست مسٹر اموِل آبلی (Ammul Ablely) نے لکھا:۔

"ہم یہ جانتے ہیں کہ خداوند ہر چیز پر مقدم ہے سو اس قسم کی اہم بحث میں جو کہ براہِ راست ہفتہ کے دن کو جو آرام کا دن ہے متاثر کرتی ہے خداوند کے نام کو ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے۔ کوئی شخص حقیقی سبت سے بچ نہیں سکتا۔ جو بھی ہوشیاری سے سبت کے دن سے انحراف کرتا ہے وہ خداوند سے انحراف کرتا ہے جس نے اسے تخلیق انسانی کے بعد مقدس قرار دیا۔ اس لئے یا تو ہمیں اتوار کے دن کھیل کر حقیقی سبت کو برقرار رکھنا چاہیئے یا پھر ہفتہ کو کھیل کر جو خدائی حکم کی صریح خلاف ورزی ہوگا اپنے لئے آخرت میں ہلاکت کا سامان پیدا کر لینا چاہیئے۔ آپ مانیں یا نہ مانیں ہر اس شخص کو سزا ہو گی جو سبت کے تقدس کو توڑتا ہے اور کوئی شخص محض بہانہ سے بچ نہیں سکے گا لہذا میچز اتوار کو ہی کھیلے جائیں جس سے خدائی مقرر کردہ آرام کے دن سے تصادم پیدا نہیں ہو گا۔"

ایک اور دوست مسٹر سی۔ اے نیکوا نے لکھا:۔

"ساتواں دن سبت کا عدن کے باغ میں مقرر کیا گیا تھا۔ پیدائش ۲/۱-۳ و خروج ۲۰/۸-۱۱ اور یہ کہ ساتواں دن ہفتہ کا دن ہے اس کی تصدیق متی کی انجیل باب ۲۸ آیت ۱-۳ سے ہوتی ہے۔ خداوند نے جس نے اس دن کو مقدس قرار دیا اسے الگ کر دیا اور باقی چھ دنوں کو اس نے ہمارے کام کاج کے لئے مقرر کر دیا۔ بعض کا یہ دعوےٰ ہے کہ سبت صرف یہود کے لئے ہے یہ صحیح نہیں کیونکہ یہ سبت ساری دنیا کے لئے مقرر کیا گیا ہے جیسا کہ مرقس ۲/۲۷ سے ثابت ہے۔ لہذا ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم خداوند کے مقرر کردہ دن کی عزت کریں کیونکہ ہم عیسائی ہیں اور جیسا کہ گلتیوں باب ۳ آیت ۲۹ سے واضح ہے روحانی طور پہ ہم یہود بھی ہیں۔"

بائیبل کے ایک طالب علم جی۔ ڈبلیو۔ لارٹ نے لکھا:۔

"یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ خداوند نے سبت انسان کو پہلا یہوو پیدا ہونے سے بہت قبل عطا کر دیا تھا۔ پیدائش ۲/۲۔ مجھے توقع ہے کہ یہ حقیقت اس نامناسب حالت کو واضح کر دے گی جس میں کہ مضمون نویس اپنے آپ کو مبتلا پاتا ہے، نیز اس سے وہ الجھن بھی دُور ہو جائے گی جو اس نے لوگوں کے ذہنوں میں۔ ناقل) پیدا کر دی ہے۔

اتوار کی بجائے ہفتہ کو کھیلوں کے لئے اختیار کرنے کی جو دلیل مضمون نویس نے پیش کی ہے یہ خداوند سے گویا عدول کرنے کے مترادف ہے کیونکہ اس سے خداوند کی ہستی ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے آتی ہے جو ہمیشہ بدلتی رہتی ہے اور اسے کسی حالت پر قرار اور دوام نہیں حالانکہ ملاکی باب ۳ آیت ۶ میں خداوند خود فرماتا ہے "مَیں خداوند ناتبدیل ہوں۔" یہ بات بھی پڑھنے والوں کے لئے دلچسپی سے خالی نہیں کہ مضمون نویس نے جس طرح خدائی دن کو ہفتہ کے پہلے دن یعنی اتوار سے ملانے کی ناکام کوشش کی ہے یہ اوّل درجہ کی سفاہت ہے جبکہ صحف سے اس تعلق کا کوئی ثبوت نہیں ملتا پہلا دن ہفتہ کا صرف آٹھ جگہ عہد نامہ جدید میں بیان ہوا ہے وہ مقامات یہ ہیں۔ اکرنتھیوں ۱۶/۲۔ یوحنا ۲۰/۲۔ ۲۰/۱۔ ۲۰/۱۹۔ لوقا ۲۴/۱۔ متی ۲۸/۱۔ مرقس ۱۶/۲ اور اعمال ۲۰/۷۔ یہ سب مقامات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہفتہ کا پہلا دن نجات دہندہ کے جی اٹھنے کا دن تھا۔ بائیبل میں کہیں ذکر نہیں کہ اتوار کو آرام کا دن قرار دیا گیا ہے تاکہ خداوند کے جی اٹھنے کی تقریب منائی جائے۔ یہ خالصۃً انسانی اختراع ہے برخلاف خدائی مقرر کردہ سچے سبت کے۔"

اس بحث کے بارہ میں مختلف عیسائی چرچوں کے منادوں اور بشپوں سے کہا اخبار کے نمائندہ نے رابطہ پیدا کیا اور ان کی رائے اس بارہ میں دریافت کی مگر وہ بھی کوئی تسلی بخش اور معین جواب اس بارہ میں پیش نہ کر سکے اور محض دوغلی پالیسی اختیار کر کے لوگوں کے ذہنوں کو اَور بھی پریشان کیا۔ چنانچہ پریسٹیرین اور میتھوڈسٹ چرچ کے نمائندوں نے تو یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ ہمارے پاس ابھی وقت نہیں کہ اس بارہ میں کچھ کہہ سکیں۔ باقی انٹرٹیمپل آف کمپیئرز گئے اینجارج نے پہلے تو یہ کہا کہ اتوار ایک مقدس دن ہے اس دن ہمارا خداوند جی اٹھا تھا لہٰذا اس دن آرام کیا جائے اور کوئی کام نہ کیا جائے حتّٰی کہ فٹ بال بھی نہیں کھیلنا چاہیئے لیکن بعد میں اسی وقت یہ بھی ساتھ ہی کہہ دیا کہ سبت کا دن دراصل ہفتہ ہی ہے اس لئے وہ بھی عیسائیوں کی طرف سے منایا جانا چاہیئے۔

رومن کیتھولک بشپ نے بغیر کسی تفصیل میں گئے صرف یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اتوار کا دن صرف خداوند کی عبادت کے لئے ہی نہیں بلکہ مکمل طور پر تجدید کا دن ہے۔

انگلیکن چرچ کے بشپ نے بھی کوئی معین جواب نہ دیا پہلے تو کہا کہ اگر فٹ بال کھیلنے والے اتوار کو چرچ کی صبح کی سروس میں حصہ لے چکے ہیں تو اتوار کو بعد دوپہر فٹ بال کھیلنے میں کوئی حرج نہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ عہد نامہ قدیم کا قانون یہودی سبت کے بارہ میں جو ان کے نزدیک ہفتہ کا دن ہے یہ مکمل طور پر عیسائی اتوار پر صادق نہیں آتا۔ عیسائیت کا اتوار کوئی غم و حزن کا دن نہیں بلکہ اس دن ہم خوشی سے انسان کے نجات دہندہ کے جی اٹھنے کی تقریب مناتے ہیں لہٰذا جہاں تک ہو سکے اتوار کو آرام کا دن قرار دیا جائے نہ کہ کام کاج کا۔" یہ سب بیانات ۲۷ر جولائی کے اخبار میں شائع ہوئے۔

اب ان پادریوں اور بشپوں کی رائے کا پبلک پر کیا اثر ہوا اور ان کے بیانات کی کہاں تک قدر کی گئی وہ ذیل کے حوالجات سے واضح ہے۔

ایک دوست جسٹس ڈی۔ جی۔ اکوفل نے اخبار میں لکھا:۔

"قارئین کو یاد ہو گا کہ مسٹر آڈوٹوم نے ۵ر جولائی کو دو تنظیموں (غانا آرگنائزیشن آف فٹ بال کلبز) اور (غانا امیچور فٹ بال ایسوسی ایشن Gafa) سے اپیل کی تھی کہ اتوار کے دن فٹ بال میچ پر پابندی لگا دی جائے اس بناء پر کہ اتوار سبت کا دن ہے اور اس نے معین طور پر اس بات کا بھی ذکر کیا کہ غانا چونکہ ایک عیسائی ملک ہے اس لئے ہمیں عملی طور پر اپنے عیسائی ہونے کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ اس غیر متوقع تجویز کے بعد کچھ لوگوں نے جن میں بعض مذہبی لیڈرز بھی شامل تھے جو بظاہر ہم سے بائیبل زیادہ سمجھتے ہیں مسٹر آڈو کی تجویز کی تائید کی اور اخبار میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان مذہبی لیڈروں نے سبت کے بارہ میں خدائی شرح کو کس طرح سمجھا ہے اور یہ لوگ اپنے متعلقہ چرچوں میں کس طرح اس مذہبی عہدہ کے لائق سمجھے گئے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا۔ مَیں تو بہرحال ان کی سبت کے بارہ میں ترجمانی سے خوش نہیں ہوں۔ مَیں مسٹر آڈوٹوم اور اس کے پادریوں کی توجہ خروج باب ۲۰ آیت ۱۱ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جہاں لکھا ہے "کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا اس لئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا"! کیا مَیں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ دن کونسا تھا جب خدا نے حقیقت میں دن بھر کے مشکل کام کے بعد آرام کیا؟ کیا وہ ہفتہ کا دن نہیں تھا؟ صلیب کی کہانی کے مطابق کیا ہفتہ ساتواں دن نہیں اور اتوار پہلا دن ہفتہ کا؟ پھر ہم اتوار کو سبت کیوں قرار دیں ہمیں سبت کے منانے میں ہرگز الجھاؤ میں نہیں رہنا چاہیئے اور نہ ہی ایسے پادریوں کے دھوکہ میں آنا چاہیئے جو خدائی الفاظ کی غلط ترجمانی کرتے ہیں۔

اگرچہ بائیبل ابھی تک انسانی عقل کے لئے ایک معمہ کی حیثیت رکھتی ہے پھر بھی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جہاں تک ہماری طاقت میں ہے اس کے سادہ اصولوں کو سمجھیں۔ خدائی حکم کی بجا آوری یعنی "سبت کے دن کو یاد کرو اور اسے مقدس رکھو"۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم اتوار کو کچھ بھی نہ کریں۔ خداوند نے ہفتہ کے ہر دن بیماروں کو اچھا کیا بشمول اتوار جسے بعض لوگ اب سبت کا دن قرار دیتے ہیں۔

پس مَیں پُر زور اس بات کی حمایت کرتا ہوں کہ فٹ بال میچز غانا میں اتوار کو ہی کھیلے جائیں۔ "سبت انسان کے لئے بنایا گیا ہے نہ کہ انسان سبت کے لئے"۔"

ایک اَور دوست مسٹر کے۔ کویکی لکھا:۔

"مجھے محسوس ہوتا ہے کہ بعض پادری اور مذہبی لیڈر اس بحث یعنی "اتوار کو فٹ بال میچز پر پابندی لگا دی جائے" سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ عیسائی مذہب کی تعلیمات سے مکمل طور پر واقف ہیں لہٰذا میری رائے میں اس بحث کو جو ایک عرصہ سے جاری ہے ختم کر دینا چاہیئے کیونکہ یہ نہ صرف غیر مفید ہے بلکہ پرچہ کے کالموں کا بھی ضیاع ہے"۔

آگے جا کر اس نے لکھا کہ

"اگر فٹ بال کی کھیل اتوار کو بند کرنی ہے تو پھر تمام وہ کھیلیں بھی بند ہو جانی چاہئیں جو گھر بیٹھ کر کھیلی جاتی ہیں مثلاً لڈو۔ ڈرافٹ، تاش اور ٹینس وغیرہ تاکہ اتوار کا تقدس قائم رہے"۔

کیا یہ تمام بحث عیسائیوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں اور کیا اس سے عیسائیت کے کھوکھلا پن کی حقیقت واضح نہیں ہو جاتی کہ اتوار کے تقدس میں اتنا شور مچانے والوں کے پاس اس کے تقدس کی دراصل کوئی دلیل نہیں؟ کاش عیسائی اب بھی سمجھ جائیں اور ان خود ساختہ عقائد اور رسوم سے باز آ جائیں جنہوں نے انہیں تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔

محمد صدیق شاہد
پرنسپل مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ
غانا

درخواستِ دعا

میرے خاوند مرزا عطاء الرحمان صاحب حال لنڈن گزشتہ چند دنوں سے ہائی بلڈ پریشر اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں احباب ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

نیز میری بیٹی عزیزہ طاہرہ روحی یہاں سے ۲۶ر جولائی کو رخصت ہو کر لنڈن اپنے خاوند کے پاس جا رہی ہے تمام احمدی بہن بھائی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسے خیریت سے پہنچائے۔

رضیہ بیگم
اہلیہ مرزا عطاء الرحمان صاحب
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے تربیتی جلسے

کریم نگر

۲۹ احسان بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ رحمٰن پور جماعت احمدیہ کریم نگر ضلع تھر پارکر کا جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جو کہ مکرم منظور احمد صاحب نے کی۔ مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ اپنی تقریر میں نماز با جماعت کی اہمیت و برکت۔ خلافت سے وابستگی۔ اپنے عملی نمونہ کو درست کرنے۔ تبلیغ کرنے اور آپس کے جھگڑے مٹانے۔ محبت و اتفاق سے رہنے اور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جملہ بابرکت تحریکات کی طرف توجہ دلائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کامیاب ہوا۔ جلسہ کے بعد بعض احباب نے وقف عارضی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

لطیف نگر

۲۶ احسان بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب پریذیڈنٹ مقامی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فلاح الدین صاحب نے کی۔ بعدہ مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی نے تقریر فرمائی جس میں وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ انسان کی پیدائش کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کامل عبد بنے اور حقوق اللہ و حقوق العباد پوری طرح ادا کرے نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جملہ بابرکت تحریکات کی طرف توجہ دلائی۔ خصوصاً چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی۔ وقف عارضی میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

صادق پور نور نگر فارم

۲۵ احسان ۱۳۵۳ ہش بعد نماز عشاء زیر صدارت محترم مربی صاحب حلقہ جماعت نور نگر کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ہارون احمد بلوچ نے کی نظم مکرم محمد موسیٰ بلوچ نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار عزیز احمد نے پیدائش انسانی کی غرض پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کرنا چاہیے۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ نے دو اسلام کے فضائل پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کو باقی تمام مذاہب پر ہر لحاظ سے فوقیت حاصل ہے کیا بلحاظ تعلیم۔ نبوت و رسالت اور کیا بلحاظ الہامی کتاب۔

ہندوؤں میں سے کوہلی اور بھیل قوم کے لوگوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔"

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

نصرت آباد اسٹیٹ

۳۰ احسان بعد نماز عشاء زیر صدارت محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب صدر جماعت مسجد احمدیہ مقامی میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد قاسم صاحب بنگالی نے فرمائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ نے اپنی تقریر میں علاوہ اور باتوں کے نماز با جماعت کی اہمیت۔ چندہ۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف کے ورد کرنے اور وقف عارضی کی بابرکت تحریک اور اسکے خوشکن نتائج تفصیل سے بیان فرمائے۔

دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کے بعد ۳ احباب نے وقف عارضی میں شمولیت اختیار کی۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

چک $\frac{۳۳}{۳۰}$ ب

۱۶ احسان نماز عشاء کے بعد جلسہ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ رشید احمد صاحب اسلم کی تلاوت قرآن پاک کے بعد عزیزم مکرم سعید احمد نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھکر سنایا بعدہٗ مولوی عزیز الرحمان صاحب منگلہ مربی ضلع سرگودہا نے قرآن کریم۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں نہایت عمدہ طریق پر جماعتی تربیت پر تقریر فرمائی۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

احمد آباد اسٹیٹ

۲۳ ہجرت بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں ایک اہم جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ماسٹر ریاض احمد صاحب باجوہ نے کی۔ نظم مکرم مربی صاحب سلسلہ نے پڑھی۔ ان کے بعد مکرم ماسٹر فضل دین صاحب طارق نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ کے متعلق تقریر فرمائی۔ پھر محترم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ عالیہ نے تقریر فرمائی۔ نماز با جماعت فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی۔ آپس میں محبت و ہمدردی۔ وقف عارضی۔ تسبیح و تحمید درود شریف کے ورد کرنے اور تبلیغ کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

شریف آباد

۲۷ ہجرت بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اللہ دتا صاحب نے کی۔ نظم مکرم فضل دین صاحب نے سنائی۔ بعدہٗ مکرم سید محسن شاہ صاحب انسپکٹر وقف جدید نے تقریر فرمائی۔ جسمیں جماعت کے دوستوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آخر میں مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض۔ آپس میں ہمدردی اور تعاون سے زندگی گذارنے۔ احمدیت کی تعلیم پر چلنے۔ خلافت احمدیہ سے وابستگی اور وقف عارضی کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان برائے توجہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

بعض جماعتوں کے بعض عہدیداران نئے انتخاب عمل میں آنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ "اب اس عہدہ کے فرائض سر انجام دینا نئے منتخب شدہ عہدہ دار کا کام ہے"۔ اور اس طرح وہ عملاً اس عہدہ کے فرائض کی سر انجام دہی میں کم دلچسپی لیتے ہیں۔ جس سے مقامی جماعت کے کام میں سستی پیدا ہو جاتی ہے

لہذا جملہ جماعتوں کے عہدیداران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قاعدہ ۳۰۱ کے مطابق "جب تک جدید عہدیداران کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ جماعت متعلقہ عہدہ دار کو اطلاع نہ ہو جائے۔ اس وقت تک سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے"۔

امید ہے کہ عہدہ داران مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی اور پوری دلچسپی کے ساتھ سر انجام دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں گے۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

(ناظر اعلیٰ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری چھوٹی لڑکی پر اچانک سائیکل گر جانے سے سخت چوٹ آئی ہے اور ان دنوں سخت تکلیف میں ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد لطیف کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا عزیز ناصر احمد شدید بیمار ہے (عبد الرشید خان داؤد خیل)

۳۔ خاکسار کے ماموں چوہدری عبد الرحمٰن صاحب آف چک ۹۵ شمالی ضلع سرگودہا عرصہ دو سال سے بیمار ہیں اور اب دو ماہ سے حالت تشویشناک ہے۔ (محمد اکرم پٹیال ساہیاں ضلع گجرات)

۴۔ خاکسار نے امسال پنجاب یونیورسٹی کا ایم اے عربی کا امتحان دیا ہے۔

(منیر الحق شاہد بی اے دار الرحمت وسطی ربوہ)

۵۔ میرا لڑکا عزیزم محمود احمد اظہر لندن میں بیرسٹری کا امتحان دے رہا ہے۔

(شیخ عبد العظیم خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں)

۶۔ خاکسار کے والد چوہدری محمد الدین صاحب پیٹ درد کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ (داؤد احمد گوجرہ)

۷۔ میرے والد چند ہفتوں سے بیمار ہیں۔ (انیس احمد خاں)

۸۔ میرے خلاف ایک مقدمہ دائر ہے (مفتی عبد الرحیم بہادر نگر گنج شیخوپورہ)

۹۔ خاکسار کے دادا منشی محمد دین صاحب کے دائیں ہاتھ پر پھوڑا نکل آیا ہے (محمد انوار الحق امرتسری)

۱۰۔ میرا پوتا عزیز احمد شدید بیمار ہے فضل دین لدھیانوی ملیانوالہ

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ہفتہ وصولی چندہ تحریک جدید اور قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے
ضروری ہدایات

محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید کی ہدایت کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۲ ظہور/۱۳۴۷ہش مطابق ۲ اگست ۱۹۶۸ء بروز جمعہ سے ہفتہ وصولی تحریک جدید منا رہی ہے۔ یہ ہفتہ ۲ ظہور سے ۹ ظہور تک منایا جائیگا۔ تمام قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں ہفتہ وصولی پوری محنت سے منائیں۔ اور کام باقاعدہ ایک پروگرام کے تحت کریں۔ جسے ابھی سے مرتب کر لینا چاہیئے یہ پروگرام ان مرکزی ہدایات کی روشنی میں مرتب ہونا چاہیئے جو بصورت سرکلر ہر مجلس کو جلد ہی بھجوائی جا رہی ہیں۔

قائدین اضلاع پر اس امر کی اہمیت پوری طرح واضح کر دی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں ہفتہ وصولی تحریک جدید پوری کامیابی کے ساتھ منانے کے ذمہ دار ہیں جس ضلع میں یہ کام تسلی بخش نہ ہوا اس کی ذمہ داری انہی پر ہوگی۔ خاکسار بھی ان دنوں میں بعض بڑی بڑی مجالس کا دورہ کرے گا تاکہ کام کی رفتار کا خود بھی جائزہ لے سکے۔

ہفتہ وصولی مناتے وقت یہ یاد رکھیں کہ وہ خدام بھائی یا سلسلہ میں نئے داخل ہونے والے احباب جو ابھی تک اس مالی جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ انہیں ضرور شامل کیا جائے۔ اگر وہ فرداً فرداً شامل نہ ہو سکتے ہوں تو دو دو تین تین..... کے گروپ کی صورت میں شامل ہو جائیں بہر حال کوشش کریں کہ ایسی صورت ہو کہ کوئی بھی احمدی اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

ہفتہ وصولی تحریک جدید ختم ہونے کے معاً بعد تمام رقم تحریک جدید انجمن احمدیہ کو بھجوا دیں۔ رقم بھجواتے وقت دفتر تحریک جدید انجمن احمدیہ کو اس کی تفصیل سے ضرور آگاہ فرما دیں۔ کہ کتنی رقم دفتر اول کی ہے کتنی دفتر دوم کی اور کتنی وصولی دفتر سوم کی ہے۔ بعض مجالس یا جماعتیں اکٹھی رقم بھجوا دیتی ہیں۔ لیکن تفصیل نہیں لکھتیں اسلئے اس دفعہ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے اور دفتر وار تفصیل بھجوائی جائے۔ دفتر سوم کے وعدوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ دی جائے کیونکہ اس میں شامل ہونیوالے نئے کمانے والے خدام بھائی یا نئے داخل ہونے والے احباب ہیں۔

اس سلسلہ میں ہر مجلس اپنی خاص مساعی اپنے پروگرام اور نتائج سے مجلس مرکزیہ کو ۱۵ ظہور تک ضرور رپورٹ کرے کہ انہوں نے اس ہفتہ کو کس طرح منایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور اپنی رضا کے مطابق اس اہم خدمتِ دین کی شاندار توفیق بخشے۔ آمین۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

داخلہ گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ رسول

وہ طلباء جو امسال سہ سالہ ڈپلومہ کورس (اوورسیئر سول) کے لئے گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول رسول میں داخلہ کے لئے خواہشمند ہیں ان سے درخواست ہے کہ خاکسار کو اپنے پتہ سے مطلع کریں تاکہ داخلہ کے وقت ان کو ابتدائی مشکلات سے محفوظ رکھا جا سکے اور مناسب رہنمائی کی جا سکے۔

داخلہ کے لئے ریاضی۔ سائنس اور ڈرائنگ کے ساتھ کم از کم میٹرک فرسٹ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ سکول کا پراسپکٹس بمعہ فارم داخلہ گورنمنٹ بکڈپو لاہور سے میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے بعد مل سکے گا۔

مزید معلومات کے لئے خاکسار سے رابطہ قائم کریں

(شیخ محمد احمد - ۱۵/۱۲ - دار الرحمت وسطی - ربوہ)

احمدی مستورات کے نیک نمونے
تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے زیورات کی پیشکش

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کی حفاظت اور اس کی اشاعت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بعض بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے ان کی تازہ فہرست حسب ذیل ہے اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۲۷۴۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک نسیم احمد صاحب فدا ڈیرہ غازیخان - کڑا طلائی ایک عدد

۲۷۵۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ عبد الرشید صاحب سرگودہا - انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۷۶۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبد الغفور صاحب چک ۱۸ مرڑ ضلع شیخوپورہ - انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۷۷۔ محترمہ نصرت راشدی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر - انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۷۸۔ محترمہ حامدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد صادق صاحب ایم اے مکھن پورہ لاہور - انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی توجہ کیلئے

ماہ احسان (جون) ختم ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک اس ماہ کی کارگزاری کی رپورٹیں بہت کم مجالس کی طرف سے موصول ہوئی ہیں
التماس ہے کہ مجالس
ماہ احسان (جون) کی رپورٹ جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ احسان کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ وفا اب ختم ہونے کو ہے۔ لیکن ابھی تک بہت سی مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ماہ احسان کا چندہ مرکز میں نہیں پہنچا۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ جلد از جلد وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کریں۔ اور آئندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کر دیا کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین حضرات انصار اللہ سے گذارش

مہربانی فرما کر نئی مجالس انصار اللہ جو سال رواں میں قائم کی گئی ہیں۔ ان کی فہرست بمعہ اسماء زعماء متعلقہ ارسال مرکز فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

مکرم عبد العزیز صاحب بھٹی نوراں آباد فادم کا بچہ عبد الرؤف عمر ایک سال مورخہ ۱۲ وفا ۱۳۴۷ہش کو تین ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہم احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل دے۔ اور نعم البدل عطا فرمادے۔

خاکسار مبارک احمد بھٹی واقف عارضی نوراں آباد فادم

اعلان نکاح

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۸ء کو قبل از نماز جمعہ احمدیہ ہال میں سید منصور حبیب اللہ صاحب علوی ولد حافظ محمد حسین صاحب علوی کا نکاح محترمہ انیسہ بیگم بنت ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب محلہ دار الصدر غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے خیر و برکت اور اپنے فضلوں کے نزول کا موجب بنائے۔ آمین۔

(عبد المجید سیکرٹری امور عامہ۔ جماعت احمدیہ کراچی۔

ضرورت ہے

ایک کار ڈرائیور، ایک جیپ ڈرائیور، ایک ٹریکٹر ڈرائیور جو کہ لائسنس یافتہ ہوں۔ نظارت امور عامہ یا مقامی امیر صاحب کا تعارفی خط ضرور ساتھ لائیں۔ انٹرویو یکم اگست بروز جمعرات ہوگا۔

(محمود احمد قمر ایڈووکیٹ چاندنی چوک سمن آباد۔ لائل پور

ولادت

:- میرے بھائی عزیزم محمد ظفر اللہ خان کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ چوہدری عبد اللہ خان صاحب چک ۶۰ ج۔ ب لائل پور کی پوتی اور چوہدری فیروز خان صاحب گجرات کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز کرے صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (شمیم اختر اہلیہ منیر احمد صاحب سرگودہا۔

روزنامہ الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

development target

ہمارا مطمع نظر — ترقیاتی منصوبے

آپ بھی شرکت کیجئے

۲ نئے قرضے

جاری ہو رہے ہیں۔ ان میں لگایا ہوا روپیہ ملک کی ترقی میں معاون ثابت ہوگا اور آپ کی رقم اچھے منافع سے واپس مل جائے گی۔

۵¼ فیصد قرضہ ۱۹۷۵ء

(اجراء ثانی)

تاریخ اجراء ----- ۲۷ جولائی ۱۹۶۸ء
(صرف ایک دن کے لئے)

قیمت اجراء ----- ۱۰۰.۰۰ روپے

تاریخ ادائیگی ----- ۱۵ جولائی ۱۹۷۵ء

۵½ فیصد قرضہ ۱۹۸۵ء

تاریخ اجراء ۲۷ جولائی ۱۹۶۸ء تا اطلاع ثانی

قیمت اجراء :-

(ا) ۲۷ جولائی تا ۴ اگست ۱۹۶۸ء --- ۱۰۰.۰۰ روپے
(ب) ۵ اگست تا ۱۰ اگست ۱۹۶۸ء --- ۱۰۰.۱۱ روپے

اور بعد ازیں ہر ہفتے گیارہ پیسے فی صد روپے اضافے کے ساتھ تا اطلاع ثانی۔

تاریخ ادائیگی ---- ۲۷ جولائی ۱۹۸۵ء

قرضے کی درخواستیں:

(۱) قرضے کی درخواستیں سو روپے یا سو سے تقسیم ہونے والی رقوم کے لئے ہونی چاہئیں۔

(۲) درخواستیں مقررہ فارم پر دی جائیں اور ان میں قرضے کا نام، کل رقم، تمسکات کی اقسام جو درکار ہوں، درخواست کنندہ کا پورا نام اور پتہ۔ نیز اس پبلک ڈٹ آفس، ٹریژری یا سب ٹریژری کا نام بھی درج ہو جہاں درخواست کنندہ کو منافع کی ادائیگی مطلوب ہو۔

درخواستیں ان جگہوں پر وصول کی جائیں گی۔

(ا) اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے دفاتر واقع کراچی، لاہور، راولپنڈی پشاور، لائلپور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چٹاگانگ، کھلنا اور بوگرا۔

(ب) جہاں اسٹیٹ بنک آف پاکستان کا دفتر موجود نہ ہو وہاں نیشنل بنک آف پاکستان کی شاخیں اور

(ج) جہاں اسٹیٹ بنک آف پاکستان کا دفتر یا نیشنل بنک آف پاکستان کی شاخ موجود نہ ہو وہاں سرکاری خزانہ۔

جاری کردہ :- **وزارت ‌ مالیات ‌ حکومتِ ‌ پاکستان**

NATIONAL 872 E

ہفتۂ وصولی تحریک جدید اور قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری ہدایات

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے۔"

مکرم و محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید کی ہدایت کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۲ ظہور ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲ اگست ۱۹۶۸ء بروز جمعہ سے ہفتۂ وصولی تحریک جدید منا رہی ہے۔ یہ ہفتہ ۲ ظہور سے ۹ ظہور تک منایا جائے گا۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں ہفتۂ وصولی پوری محنت کے ساتھ منائیں اور کام باقاعدہ ایک پروگرام کے تحت کریں جسے ابھی سے مرتب کر لینا چاہیئے۔ یہ پروگرام ان مرکزی ہدایات کی روشنی میں مرتب ہونا چاہیئے جو بصورت سرکلر ہر مجلس کو جلد ہی بھجوائی جا رہی ہیں۔

قائدین اضلاع پر اس امر کی اہمیت پوری طرح واضح کر دی گئی تھی کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں ہفتۂ وصولی تحریک جدید پوری کامیابی کے منانے کے ذمہ دار ہیں۔ جس ضلع میں یہ کام تسلی بخش نہ ہوا اس کی ذمہ داری انہی پر ہوگی، خاکسار بھی ان دنوں میں بعض بڑی بڑی مجالس کا دورہ کرے گا تاکہ کام کی رفتار کا خود بھی جائزہ لے سکے۔

ہفتۂ وصولی مناتے وقت یہ یاد رکھیں کہ وہ خدام بھائی یا سلسلہ میں نئے داخل ہونے والے احباب جو ابھی تک اس مالی جہاد میں شامل نہیں ہوئے انہیں ضرور شامل کریں۔ اگر وہ فرداً فرداً شامل نہ ہو سکتے ہوں تو دو، دو تین تین، ... ... کے گروپ کی صورت میں شامل ہو جائیں۔ بہرحال کوشش کریں کہ ایسی صورت ہو کہ کوئی بھی احمدی اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

ہفتۂ وصولی تحریک جدید ختم ہونے کے معاً بعد تمام رقوم تحریک جدید انجمن احمدیہ کو بھجوا دیں۔ رقوم بھجواتے وقت دفتر تحریک جدید انجمن احمدیہ کو اس کی تفصیل سے ضرور آگاہ فرما دیں کہ کتنی رقم دفتر اوّل کی ہے۔ کتنی دفتر دوم کی اور کتنی وصولی دفتر سوم کی ہے بعض مجالس باقاعدہ اکٹھی رقم بھجوا دیتی ہیں لیکن تفصیل نہیں لکھتیں اس لئے اس دفعہ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے اور دفتروار تفصیل بھجوائی جائے دفتر سوم کے وعدوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ دی جائے کیونکہ اس میں شامل ہونے والے نئے کمانے والے خدام بھائی یا نئے داخل ہونے والے احباب ہیں۔

اس سلسلہ میں ہر مجلس اپنی خاص مساعی، پروگرام اور نتائج سے مجلس مرکزیہ کو ۱۵ ظہور تک ضرور رپورٹ کرے کہ انہوں نے اس ہفتہ کو کس طرح کامیاب منایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنی رضا کے مطابق اس اہم خدمت دین کی شاندار توفیق بخشے آمین

خاکسار عبدالرشید غنی
(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ اجتماع اور خدام کا فرض

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع قریب آگیا ہے لیکن مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع کی طرف بہت کم توجہ کی ہے تدریجی لحاظ سے اب تک کم از کم -/۷،۵۰۰ روپے مرکز میں پہنچ جانے چاہیئے تھے۔ جب کہ صرف -/۵۴۰۰ روپے مرکز میں پہنچے ہیں قائدین مجالس اور خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی طرف سے خصوصی اور فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے جماعت احمدیہ کراچی کی جدوجہد

جماعت احمدیہ کراچی کا فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں وعدہ چھ لاکھ روپیہ سے کچھ اوپر تھا بعض وعدہ کنندگان احباب کی کراچی سے دوسرے مقامات میں تبدیلی کی وجہ سے فاؤنڈیشن کے دوسرے سال کے آخر یعنی جون ۱۹۶۸ء پر وعدوں کی کل میزان ۵۹۱۰۲۵ روپے رہ گئی۔ اس جماعت کے عہدیداران نے وصولی کے لئے منظم جدوجہد کا پروگرام بنایا اور اس پر پورے طور پر عمل کرنے کی خاص کوشش کی۔ جہاں تک عمومی وصولی کا تعلق ہے بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش ہے لیکن چونکہ بعض بڑی رقوم کے وعدہ کنندہ احباب وقتی طور پر کراچی سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے ان سے دوسرے سال میں معیاری وصولی نہیں ہو سکی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی واپسی پر وصولی ہو جائے گی۔ اس وقت کل وعدہ پانچ لاکھ اکیانوے ہزار کے بالمقابل وصولی ۳۴۳۱۹۵ گویا قریباً ساڑھے تین لاکھ ہے جو بڑی رقوم کے معطیان سے وصول ہونے سے انشاء اللہ چار لاکھ تک پہنچ جاتی جو ۲/۳ سے زائد ہو جاتی۔ بہرحال جماعت کراچی کے امیر محترم چوہدری احمد مختار صاحب اور سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن مکرم مبارک احمد صاحب اور بعض دوسرے عہدیدار اپنی جدوجہد کے لئے اور وفود کے ممبران ان کی معاونت کے لئے اور معطی حضرات اپنی قربانیوں کے لئے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اپنی دینی و دنیوی نعمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ہاکی کا نمائشی میچ

ربوہ ——— ۲۴ ماہ وفا ۲۴ جولائی بروز بدھ ۵½ بجے بعد نماز عصر گراؤنڈ صدر انجمن احمدیہ میں تعلیم الاسلام کالج ٹیم اور ایئر فورس سرگودھا اسٹیشن ٹیم کے مابین ایک ہاکی میچ کھیلا جائے گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر مہمان ٹیم کا خیر مقدم اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمادیں۔ (انچارج ہاکی ٹیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

عرب حریت پسندوں نے اسرائیلی طیارے پر قبضہ کر لیا

الجزیرہ ۲۴ جولائی۔ عرب حریت پسندوں نے کل اسرائیل کے ایک مسافر بردار بوئنگ طیارہ پر فضا میں قبضہ کر لیا اور طیارے کے ہوا باز کو پستول دکھا کر اس کا رخ موڑنے پر مجبور کر دیا یہ طیارہ جس میں عملہ سمیت پچاس افراد سوار تھے۔ روم سے تل ابیب جا رہا تھا طیارہ کو الجزائر کے ہوائی اڈے پر اتار لیا گیا۔

بتایا گیا ہے کہ روم سے پرواز کے تھوڑی دیر بعد پستول سے مسلح ایک نوجوان ہوا باز کے کیبن میں داخل ہوا اور اس نے پائلٹ کو حکم دیا کہ وہ طیارے کا رخ الجزائر کی طرف موڑ دے۔ تل ابیب کی ایک اطلاع کے مطابق اسرائیلی حکام کو ایک پیغام موصول ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ان کے طیارے کو حریت پسند عربوں نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے اور وہ اسے الجزائر لے جا رہے ہیں۔ یہ پیغام خود حریت پسندوں نے دیا تھا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ طیارے پر قبضہ کرنے والے حریت پسندوں کی تعداد کیا ہے الجزائر سے موصول ہونے والی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی طیارہ الجزائر کے ہوائی اڈہ پر اتر گیا ہے اور اس کے تمام مسافر محفوظ ہیں۔

چھ کروڑ ڈالر کا روسی قرضہ

کراچی ۲۴ جولائی منصوبہ بندی کمیشن کے نائب صدر مسٹر ایم ایم احمد نے بتایا ہے کہ روس پاکستان کو ۶ کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر قرضہ دے گا۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی وزیر تجارت نواب زادہ عبدالغفور خان ہوتی جو کل ماسکو چلے گئے ہیں روس میں اپنے قیام کے دوران قرضہ کے معاہدے پر دستخط کریں گے

مسٹر ایم ایم احمد نے جو اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے بتایا کہ اس قرضہ کی فراہمی سے روس کی طرف سے پاکستان کے لئے مالی امداد کی بہم رسانی مجموعی طور پر ۴۲ کروڑ دس لاکھ ڈالر ہو جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴